Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)

Volume 5 Issue 1, Spring 2025

ISSN(P): 2790 8216 ISSN(E): 2790 8224

Homepage: https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift

Article QR

رگ وید کا تجریدی دیوتا-ہرنیا گربھا-ایک مطالعہ

Title: **The Abstract Deity of the Rig Veda – Hiraṇyagarbha – A Study**

Author (s): [1]Syed Muhammad Rehan Ul Hassan Gelani

Affiliation (s): [1.] Foundation for Advancement of Science and Technology - National University of Computer and Emerging Sciences, Lahore, Pakistan.

DOI: https://doi.org/10.32350/mift.51.05

History: Received: Jan 21, 2025, Revised: Mar 23, 2025, Accepted: April 15, 2025, Published: June 27, 2025

Citation: Gelani, Syed Muhammad Rehan Ul Hassan. "The Abstract Deity of the Rig Veda – Hiraṇyagarbha – A Study." *Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* 5, no. 1 (2025): 61–69. https://doi.org/10.32350/mift.51.05

Copyright: © The Authors

Licensing: This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

A publication of
Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

رگ وید کا تجریدی دیوتا-ہرنیا گربھا-ایک مطالعہ

The Abstract Deity of the Rig Veda – Hiraṇyagarbha – A Study

Syed Muhammad Rehan Ul Hassan Gelani *

FAST NUCES Lahore, Pakistan.

Abstract

Due to its rich mystical exegesis and philosophical depth, Hinduism often appears to encompass every variety of theological discourse. However, a focused study of its foundational scriptures—the Vedas—reveals that these texts themselves do not exhibit the monotheistic or unity centered theology characteristic of the Abrahamic faiths. In the Rigveda, widely regarded as the oldest and most authoritative layer of Vedic literature, there is no concept or term that corresponds to a singular, supreme God. Instead, Vedic texts invoke a host of devas (gods) and employ the term yajña uniformly to denote sacrificial worship offered to them. While most Vedic deities are personified and sensuous, a few—such as Hiraṇyagarbha and Prajāpati—are associated with cosmic creation and may be interpreted as abstract or formless divinities. This article offers a concise study of Hiraṇyagarbha and argues that even this "golden embryo" does not function as a uniquely supreme deity within the Vedic corpus. Through a close reading of key hymns in the Rigveda and the Atharvaveda, alongside their Brahmanical commentaries (e.g., the Śatapatha Brāhmaṇa), it demonstrates the absence of an unlimited, incorporeal, and unconditioned God. Instead, the pluralistic theology of the Vedas is confirmed by lexicographical evidence—particularly in Yāska's Nirukta and the Nighaṇṭu—which defines deva as any being a ṛṣi addresses in praise or supplication. Although later Upanishadic layers introduce notions of inner unity, these figures emerge from cosmological processes (the "cosmic egg") and are neither eternal nor exclusively supreme. The findings affirm that, despite Upanishadic intimations of unity, the Vedic worldview remains fundamentally polytheistic in both language and ritual practice.

Keywords: Hinduism; Rigveda; Deva; Hiraṇyagarbha.

1. تمہید

ہندوؤں کے مذہب سے متعلق یہ گمان رکھنا کہ یہ وحدت پسند یا توحید پسند ادیان میں سے ہے، اُپ نشدوں (ویدوں کی عرفانی تشریح و توضیح پر مبنی کتابوں) کی روشنی میں تو کسی حد تک درست ہے۔ لیکن اگر ویدوں کے متون کے مجموعی مطالعہ کی روشنی میں یہ رائے قائم کر لی جائے تو محقق بات نہیں ہو گی۔ ابراہیمی ادیان کے مطالعہ سے یہ بخوبی عیاں ہوتا ہے کہ ان سبھی ادیان کی اصل ایک قابلِ پرستش معبود اور الہ ہے۔ جو کسی محسوس پیکر کا محتاج نہیں، بلکہ ان دیکھا خدا ہے۔ جو بے مثل و مثیل ہے اور ذات یکتا و واحد و احد ہے اور سبھی اعلی و ارفع صفات و اسما اسی کے ہیں۔ (1)

*Corresponding author: Hassan@yahoo.com

اس کے بالعکس ویدوں میں ایسا نہیں، یہاں کوئی بھی واحد فوق الادراک شخصیت یا مجرد تصور الہِ واحد کے طور پر مشخص، معین یا ممتاز نہیں ہے۔ ویدوں کے مطالعہ سے یہ اظہر من الشمس ہوتا ہے کہ ان کے متون میں کسی اللہ (یعنی الہِ مخصوص) جیسے تصور کو معین و ممتاز کرنے کے لیے کوئی خاص لفظ بھی موجود نہیں ہے۔ ایسا الہ تو دور کی بات ہے جو اپنے ہر اسم و صفت و فعل میں لاشریک ہو۔ وہی تنہا پوجا کے لائق بھی ہو۔ ویدوں میں لائق عبادت، ایک نہیں بے شمار معبود ہیں۔ ویدوں میں کثرت پرستی اپنے متنوع رنگوں اور پورے جوش و اعتقاد یعنی شردھا اور بھکتی کے ساتھ اول تا آخر واحد حقیقت کے طور پر چھائی ہوئی ہے۔ یہ کیفیت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ رگ وید میں غیر محسوس و بے مثل و مثیل خدا کا ذکر کیا گیا تو وہ بھی تعداد میں بہت ہو گئے ہیں۔

2.ویدوں میں تصور عبادت

ویدوں میں عبادت یا پرستش کے لیے مخصوص لفظ یجَا यज्ञ[2] بھی کسی ایک خدا کی عبادت کے لئے مخصوص نہیں بلکہ ہر اس شے یا شخصیت نما شے کی عبادت اور اس کے سامنے قربانی پیش کرنے کے لئے مقرر ہے جسے رگ سمیت تمام ویدوں میں دیوا देव (آسمانی، ازلی، اُلوہی) کہا گیا ہے۔[3] دیوا بھی کوئی ایک نہیں بلکہ رگ کے مطابق تینتیس یا تین ہزار سے زائد، جبکہ اتھر وید کے مطابق یہ تعداد چھ ہزار تین سو تینتیس تک جا پہنچتی ہے۔[4]

یاسکا کی نیروکتا کے ساتویں باب میں لفظ دیوا تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

Devo Danadva / Dipanadva / Dyotanadva / Dyusthano Bhavatiti Va

(1) (نوٹ- توریت میں الوہ אֱלֹהַּ ، ضمیر متصل جمع کی علامت: ים ، کے ساتھ کئی خداؤں کے لئے بھی آیا ہے اور تعظیمی طور پر الہ واحد کے لئے بھی متعدد بار آیا ہے جسے معبود واحد اور الہ حقیقی کہا گیا ہے، توریت کی پہلی ہی آیت: בְּרֵאשִׁית בָּרָא אֱלֹהִים אֵת הַשָּׁמַיִם וְאֵת הָאָרֶץ، بِریشیت بَرا اِلُوہِیم اِت ہِ شَمے یم، آفرینش معبودِ مطلق نے زمین و آسمان پیدا فرمائے، الوہیم بطور تعظیم الہ واحد و خالق کے لئے آیا ہے۔)

(2) Monier Monier-Williams, *A Sanskrit-English Dictionary Etymologically and Philologically Arranged* (Delhi, India: Motilal Banarsidass, 2002), 839.

(3) John Dowson,. *A Classical Dictionary of Hindu Mythology and Religion: Geography, History and Literature*. (London, UK: Trubner and Co, 1888),402

(4) Athraveda, K:11, S:5, M: 2

یہاں دیوا یا خدا تحفہ عطا کرنے کے لئے (جڑ دا سے) پکارا جاتا ہے[(5)] یا چمک دار (جڑ ڈپ سے) وجود ہونے کی وجہ سے، یا اس لیے کہ اس کا دائرہ آسمان ہے۔[(6)]

سروانو کرمانی میں کاتیانا نے کہا ہے کہ منتر یا بھجن کا موضوع دیوتا کہلاتا ہے۔[(7)] یاسکا بھی اپنے نرکتا میں یہی کہتا ہے۔[(8)]

مزید یہ بھی کہتا ہے کہ دیوتا وہ ہے جس سے رشی اپنی مخصوص خواہش کی تکمیل کے لیے مخاطب ہوتا اور اپنے مقصد کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔[(9)] یاسکا نتیجتاً ہر اس شے کو دیوتا مانتا اور قرار دیتا ہے جس کی کسی بھی ویدک پجاری نے تعریف، عبادت اور حمد کی ہو یعنی اسے الٰہ مانا ہو۔[(10)] ویدوں میں یجا یعنی پوجا (عبادت) اور دیوتا لازم و ملزوم ہیں۔ یجا کی جڑ یَج ہے جس کا معنی عبادت کرنا، تعظیم کرنا، نذر پیش کرنا اور قربانی دینا ہے۔[(11)] اسی سے لفظ یَجَتَا، یجاَ ترا اور یجنیا ہیں جن تینوں کے معنی پوجا کے لائق اور مستحق عبادت کے ہیں۔ اسی سے لفظ یجنا بھی عبادت، دعا اور عملِ عبادت ہے۔ اسی سے یجر بمعنی یجس یعنی عبادت اور دعاؤں کا مجموعہ یجر وید ماخوذ ہے۔[(12)]

ولندیزی ہند شناس وان بیوٹِنَ کے مطابق پوجا لفظ بعد کا ہے اور اس کا مآخذ یجنائی رسوم ہی ہیں۔ یجا کا لفظ رگوید میں پانچ سو سے زیادہ مرتبہ اور ہر جگہ عبادت (نذر یا قربانی اور پوجا) کے معنوں میں آیا ہے۔ چند مقامات درج ذیل ہیں، پہلا اگنی کی پوجا کا مقام ہے:

(5) Yāska and Lakshman Sarup, *The Nighaṇṭu and the Nirukta: The Oldest Indian Treatise on Etymology, Philology and Sementics Sic. Critically Edited from Original Manuscripts and Translated for the First Time into English, with Introd. Exegetical and Critical Notes, Three Indexes and Eight Appendices* (Delhi, Indıa: Motilal Banarsidass, 1967), 7.15

(6) Yāska and Lakshman Sarup, *The Nighaṇṭu and the Nirukta,* 121.

(7) A. A. Macdonell and Shadgurushishya, *Katyayana's Sarvanukramani of the Rigveda* (Oxford, U.K: Clarenden Press, 1881), 2.5.

(8) Yāska and Lakshman Sarup, *The Nighaṇṭu and the Nirukta,* 7.1

(9) Ibid, 113.

(10) Ibid, 7.1.

(11) Monier Monier-Williams, *A Sanskrit-English Dictionary Etymologically and Philologically Arranged* (Delhi, India: Motilal Banarsidass, 2002), 839-840

(12) Ibid

अग्ने यं यज्ञ)मध्वरं विश्वतः परिभूरसिस इद्देवेषु गछति [13]

agne yaṃ yajñamadhvaraṃ viśvataḥ paribhűrasi id deveṣu gacchati

مقدس اگنی! بہترین (عبادت) قربانی (وہی ہے جسے تونے اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہو: یقیناً وہی دیوتاؤں تک پہنچتی ہے۔[14]

اس جگہ سرسوتی سے اپنی عبادتوں / قربانیوں کی کی قبولیت کی امید کا اظہار ہے:

पावका नः सरस्वती वाजेभिर्वाजिनीवतीयज्ञं) वष्टु धियावसुः

pāvakā naḥ sarasvatī vājebhīr vājinīvatī yajñaṃ vaṣṭu dhiyāvasuḥ

مقدس، عطا بخش، عبادتوں کا صلہ دولت سے لوٹانے والی سرسوتی ہماری) عبادت (نذور) کی مشتاق ہو!۔[15]

یہاں سرسوتی سے قبولیت عبادت کی دعا (استدعا) کی جارہی ہے:

यज्ञं दधे सरस्वती

yajñaṃ dadhe sarasvatī

سرسوتی ہماری عبادت / قربانی قبول کر[16]

یہاں سومارس کی نذر کے ذریعے اندرا کی عبادت کو زینت دینے کا ذکر کیا جارہا:

एमाशुमाशवे भर यज्ञश्रियं नर्मादनम

emā śumāśave bhara yajña-śriyaṃ narmādanam

برق رفتار (اندرا دیوتا) کے لیے سریع (الاثر سومارس) لاؤ جو لوگوں کو سرور اور عبادتوں کو زینت دیتا ہے۔[17]

(13) *Rigveda*, 1:1:4

(14) *Rigveda*, 1:1:4

(15) *Rigveda*, 1:3:10

(16) *Rigveda*, 1:3:11

(17) *Rigveda*, 1:4:7

اس جگہ ضمناً یہ امر بھی واضح ہے کہ جیسے بعض لوگ براہما کو ویدوں کا واحد اور برترین ایک خدا سمجھتے ہیں دراصل ایسا نہیں، براہما کوئی واحد متعین و مشخص الہ نہیں بلکہ یہاں اندرا کو ہی براہما/ برتر خدا کہا جارہاہے اور اسی سے یجا/ عبادت کی قبولیت کی دعا کی جارہی ہے:

बरह्म च नो वसोसचेन्द्र यज्ञं च वर्धय

brahma ca no vasosacendra yajñaṃ ca varddhaya

براہما(یعنی برتر خدا اِندرا) ہماری اس عبادت / نذر کو کامیاب اور فروغ یافتہ بنا۔[18]

3. رگ وید میں دیوا(معبود) کی کثرت

یہ محض چند مثالیں ہیں، ورنہ تقریباً ہر نظم میں یجا(عبادت) کسی نہ کسی دیوا یا دیوتا کے ساتھ لازم و ملزوم حیثیت سے مذکور ہے۔ دیوا کا لفظ رگوید میں کم و بیش ایک ہزار نو سو سے زیادہ مرتبہ مذکور ہے اور کثیر ذوات کو اس نام سے یاد کیا گیا ہے۔ یہ رگوید میں کسی بھی ایک ذات(وجود، شخصیت یا الہ یا دیوتا) کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ آسمانی، زمینی اور فضائی تینوں کرّوں میں گیارہ گیارہ کی ٹولیوں میں موجود تینتیس یا ایک مقام کی رو سے تین ہزار سے زائد دیوی دیوتاؤں یا پھر کئی دوسرے مقامات پر، وِشو دیوتا (تمام خدا) کے لئے بھی مستعمل ہے۔ اہم تر یہ ہے کہ رگوید میں مذکور کم و بیش ہر دیوتا ہی کو فرداً فرداً ابدی اور سب سے برتر معبود (الہ) قرار دیا گیا ہے۔ اسی حوالے سے رگوید کا ایک اور مقام قابلِ ذکر ہے جہاں بے شمار چھوٹے، بڑے، جوان اور بوڑھے دیوتاؤں کا ذکر کر کے سب کی यजाम یجاما(عبادت) کا حکم دیا گیا ہے:

नमो महद्भ्यो नमो अर्भकेभ्यो नमो युवभ्यो नम आशिनेभ्यः
यजाम देवान यदि शक्नवाम मा जयायसः शंसमा वर्क्षि देवाः

namo mahadbhyo namo arbhakebhyo namo yuvabhyo namo āśinebhyaḥ
yajāma devāni yadi śaknavāma mā jayāyasaḥ śaṃsamā varkṣi devāḥ

(درجے میں) بڑے (خداؤں) کے آگے جھکو(نمو नमो)، (درجے میں) چھوٹے(خداؤں) کے آگے جھکو(نمو नमो)، جھکو(نمو नमो)، ان کے آگے بھی جو جوان ہیں اور انکے آگے بھی جھکو(نما नम) جو ماہ و سال میں بڑے ہیں۔

(18) *Rigveda*, 1:10:4

آؤ ہم، اگر ہم اس کی طاقت رکھیں تو خداؤں/دیواؤں (دیوان देवान) کی عبادت/پوجا کریں (یجاما यजाम)، اس سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں (کہ) اے خداؤ! (دیواہ: देवा، ہماری عبادت) قبول کرو۔[19]

ویدوں میں ایسی کوئی ایک ذات موجود نہیں جسے ابراہیمی مذاہب کے الہ کی طرح کہا جاسکے بلکہ یہاں تقریباً سب ذاتیں ہی معبود و الہ ہیں اور ان کے جو نام ویدوں میں آئے ہیں وہ ان کے ذاتی نام ہیں۔[20]

4. ویدوں میں دیوتاؤں کے گروہ

رگ وید میں موجود دیوتاؤں کو تین گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ 1۔ آسمانی، 2۔ فضائی اور 3۔ زمینی۔ ان میں کچھ ایسے خدا بھی ہیں جو کسی بھی حوالے سے کائنات کی تخلیق اور اس کے انتظام سے جوڑے جاتے ہیں۔ اور جن میں سے ہر ایک یا فرداً فرداً سب یا کسی نہ کسی ایک کو مابعد ادوار میں واحد، بے صورت اور تجریدی؛ ویدک یا ہندو خداؤں کے طور پر بھی پیش کیا جاتا ہے۔ ان بے صورت خداؤں میں ہِرنیا گربھا، توَشٹڑی (توَشتِر)، پرجا پتی، پُرُشا، براہما، وشواکرمن، براہس پتی وغیرہ شامل ہیں۔

5: ہِرَنیا گرَبھا हिरण्यगर्भ

سنسکرت لغت کے مطابق ہرنیا: ہَری، ہَرَت یا ہیری سے نکلا ہے اور اس کا معنی: سونا، غیر مُسکّک سونا یا اسی جیسی کوئی قیمتی دھات یا پھر سونے کا کوئی زیور یا برتن ہے۔[21] گرَبھا: کے معنی: انڈہ (بیج اور جنین) کے ہیں۔[22] ہرنیاگرِبھا مرکب طور پر اس سنہرے جنین کو کہا گیا ہے جس سے اس دنیا کا خالق براہما پیدا ہوا۔[23]

---

(19) Rigveda, 1:27:13

(20) Tulsi Ram, *The Hymns of Yajurveda = Yajurvedaḥ: With Original Sanskrit Text, Transliteration & Lucid English Translation* (Delhi, Indıa: Govindram Hasanand, 2011), xxvi.

(21) Monier Monier-Williams, *A Sanskrit-English Dictionary Etymologically and Philologically Arranged* (Delhi, India: Motilal Banarsidass, 2002),1299

(22) Monier Monier-Williams, *A Sanskrit-English Dictionary Etymologically and Philologically Arranged*,1299

(23) Monier Monier-Williams, *A Sanskrit-English Dictionary Etymologically and Philologically Arranged*,1299.

ہرنیا گربھا کو خالق الہوں کے زمرہ میں اس لئے بھی ذکر کیا گیا ہے کیوں کہ رگوید کے منڈل:10، سوکت: 121، میں اسے تمام موجودات کا واحد مالک (رب یا آقا) کہا گیا ہے:

हिरण्यगर्भः समवर्ततताग्रे भूतस्य जातः पतिरेकासीत

ہِرَنیا گربھاہ: سَمَوَر تاتا گھرِے.بھُو تاسیا جاتاہ پتیر ایکا سیِت، ابتدا میں سنہرا انڈہ(جنین: ہِرَنیا گربھا)اُبھرا۔ تمام مخلوقات کا واحد (ایکا) مالک (رب و آقا)(پتی पति) پیدا(جاتاہ: जात)ہوا۔[24]

اور اسی نظم کے منتر: 2 میں اسی کو: وہ آتما: روح، سانس، دا: عطا کرنے والا اور بلَد ا: بَل یعنی قوت، طاقت، دَا: دان کرنے والا، عطا کرنے والا کہا گیا ہے:

य आत्मदा बलदा

ya ātmadā baladā

وہ روح/سانس اور طاقت عطا کرنے والا۔

اسی منتر میں موت اور ابدی حیات دونوں کو اس کا سایہ کہا گیا ہے:

यस्य छायाम्रतं यस्य मर्त्युः

yasya chāyāmṛtaṃ yasya martyuḥ

جس کا سایہ لافانی زندگی ہے اور جسکا سایہ موت ہے۔

گویا یہ ایک ایسی ذات ہے جس کی ماہیت سنہرے انڈے یا واحد جنین، انڈے یا بیج کی ہے اور جو ہمیشہ سے نہیں تھا۔ زمان کے کسی خاص لمحے میں یہ ایک (ایکم) گرمی کی وجہ سے ابھرا۔ یہ کائناتی جنین پانیوں میں تھا۔ (جو ظاہر ہے اس سے بھی پہلے پیدا ہوئے ہوں گے) اسی نے اگنی کو جنم دیا اور پھر اسی سے سب خدا پھوٹے۔[25] اور یہی واحد یعنی ہرنیا گربھا ہی عبادت کے لائق ہے۔[26] اسی نے سیلابوں کا معائنہ کیا اور اسی نے (دیوتاؤں کے آگے) عبادت کرنا مقرر کیا۔ یہی واحد خداؤں کا

(24) *Rigveda*, 10:121:1,7

(25) *Rigveda*, 10:121:7

(26) Tulsi Ram, *The Hymns of Rigveda = Rigvedaḥ: With Original Sanskrit Text, Transliteration & Lucid English Translation* (Delhi, Indıa: Govindram Hasanand, 2011).1035

خدا ٹھہرا۔ اسی نظم کے آخر میں اس سنہرے انڈے یا جنین کو جسے پہلے منتر میں پتی (مالک یا رب) کہا گیا تھا پرَجا پتی یعنی سب مخلوق کا مالک (رب یا آقا) کہا گیا ہے۔[27]

اسی منتر میں صرف اسی کو خالق اور عبادت کے لایق کہا گیا ہے۔ گویا پرجا پتی جو الگ، بے صورت خدا کے طور پر ہندو مذہب کا خدا مانا گیا جسے سوامی دیانند وغیرہ نے انیسویں صدی میں واحد رب العالمین کا درجہ دیا ہے۔ اصل میں بے صورت، بے مثیل و مثل، ازلی، قدیم معبود واحد نہیں بلکہ ایک صورت کا حامل، پانیوں میں پیدا ہونے والا ہے۔ اتھرو وید کے مطابق تو یہ وہ مادی وجود ہے جسے ناقابلِ بیان بے صورت سونے کی شکل میں سکم بھا کی طرف سے انڈیلا گیا۔ اور یہی سنہری تنکا پرجا پتی ہے۔

लोकैः प्रसिद्धं हिरण्यगर्भं परमम् अनत्युद्यं ।

स्कम्भो आदौ हिरण्यं लोकनि प्राशयत् ॥28॥

lokaiḥ prasiddhaṃ hiraṇyagarbhaṃ
paramaṃ anatyudyam skambho ādau hiraṇyaṃ lokani prāśayat

لوگ طلائی جنین (ہِرنیا گربھا) کو سب سے عالی اور بے مثال جانتے ہیں؛
سکمبھ نے آغاز میں اسی سونے کو عالم میں بہایا۔"

यो वेतसं हिरण्ययं तिष्ठन्तं सलिले वेद ।

स वै गुह्यः प्रजापतिः ॥41॥

yo vetasaṃ hiraṇyayaṃ tiṣṭhantaṃ salile veda
sa aisaḥ guhyaḥ prajāpatiḥ

جو اس پانیوں میں ٹھہرے ہوئے طلائی خنجر (ویٹاسا) کو جانتا ہے—وہی بالواقع مخفی پرجا پتی ہے۔[28]

اس طرح ویدوں کے مطابق ہرنیا گربھا اور پرجا پتی جو دونوں ہی سنہری انڈے (جنین / تنکے) کے دو نام ہیں دراصل ایک ہی مادی وجود کے حامل ہیں جس کے ساتھ خدائی صفات جوڑ دی گئی ہیں۔

مزید دلچسپ یہ کہ اس نظم کے شاعر (رشی) کا پورا نام بھی **ہرنیا گربھا پرجاپتا** ہے۔ اسی منڈل یعنی 10، سوکت: 129، میں پھر منظر آفرینش کا ہے لیکن یہاں ہرنیا گربھا کا نام مذکور

(27) *Rigveda*, 10:121:8 and *Rigveda*, 10:121:10,55

(28) *Athraveda*, 10: 7: 28, 41.

نہیں۔ اس میں وضاحت سے ذکر ہے کہ ابتدا میں کوئی وجود اور کوئی شے نہ تھی فقط خالی پن تھا اور سب سے پہلے ہمہ جہت تاریکیوں میں: जायतैकम जایا تا ایکم، وہ جو ایک بے صورت وجود پیدا ہوا وہ پانیوں کے اندر حرارت کے پر زور جوش کے سبب پیدا ہوا۔[29]

ان دونوں سوکتوں کو ملا کر پڑھنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ ابتدا میں جو بے صورت وجود (مادہ / بیج / انڈہ یا جنین) پیدا ہوا خواہ اس کا نام سکم بھا تھا، پرجا پتی تھا یا ہرنیا گربھا وہ ازلی و ابدی اور واجب و قدیم نہیں بلکہ بعد میں وجود پانے والا ممکن وحادث وجود یا مادہ ہے یا تھا۔ اس کائناتی انڈے اور خود پرجا پتی کے بارے میں یجر وید کی ویجس نیائی سمھتا کے براہمانا حصے، شت پتھا براہمانا[30] میں مزید تفصیل یہ ہے کہ اندرا اور دیگر دیوتاؤں نے پرجا پتی کو سات پرشا ملا کے پیدا کیا۔ جس نے پانی تخلیق کیے اور ان میں داخل ہوا۔ جس سے مذکورہ کائناتی انڈا (بیج) پیدا ہوا۔ لیکن اسی شت پتھا براہماناہی میں ایک اور مقام پر یہ بھی مذکور ہے کہ ہرنیا گربھا کو پانیوں نے ابھارا۔

तम आसीत् तमसा गूळ्हम् अग्रे अप्रकेतं सलिलं सर्वमादिम्।

तुच्छ्येनाभ्वपिहितम् यदासीद् तपसस्तन्महिना जायतैकम्

tama āsīt tamasā gūḍham agre apraketaṃ salilaṃ sarvam ā idam tucchyenābhvapihitaṃ yad āsīt tapasas tan mahinā jāyata ekaṃ

ابتداء میں اندھیرا تھا، اندھیرے میں لپٹا ہوا؛ ساری کائنات بے صورت پانی کی مانند تھی۔ وہ واحد جب وجود میں آیا، خلا میں بند تھا، آخر کار گرمی (تپش) کی قوت سے پیدا ہوا۔[31]

ستا پتا براہمنا *Śatapatha Brāhmaṇa* میں یہ بھی ہے کہ پھر اس یعنی ہَرنیا گربھا نے ایک پُرُشا کو پیدا کیا جو پرجا پتی تھا اور یہ عورت، گائے یا گھوڑی کے بچے کی طرح ایک سال میں پیدا ہوئی۔ پھر اس نے انڈے کو تقسیم کیا وغیرہ۔

अथ यत् तया तपा आर्तं पाट्यं पाट्यं चापूरुषं तदण्डाय सुभाषिताय भाषितं पुनर्ङ्कुशयोगाग्रतः दूरात् ।हविसन्धौ दीर्घं प्रदक्षिणं व्यासदक्षिणं यदुत यदुत व्यासदक्षिणं तत्त्र तत्त्वतः । तस्मै ततो एकवर्षेण सर्वेषां देवतानां मनुवाच स्मृतयः "भूर्भुवः स्वः" ॥6॥

(29) *Rigveda,* 10:129:3.

(30) *Athraveda,* 6:1:1-10.

(31) *Athraveda,* 11: 6:1-9

atha yat tayā tapā ārtaṃ pāṭyaṃ pāṭyaṃ cāpūruṣaṃ tad aṇḍāya subhāṣitāya bhāṣitaṃ punar aṅkuśa-yogāgrataḥ dūrāt | havisandhau dīrghaṃ pradakṣiṇaṃ vyāsadakṣiṇaṃ yad uta yad uta vyāsadakṣiṇaṃ tattra tattvataḥ | tasmai tato ekavarṣeṇa sarveṣāṃ devatānāṃ manuvāca smṛtayaḥ “bhūrbhuvaḥ svaḥ

پھر اُس نے اپنی تپش (تَپَس) کے بل بوتے پر اُس زرد (سونے کے) انڈے کو باہر نکالا اور اُس کے ناخول (عمدہ پہلو) کو دور سے کوزے کی مانند کھینچ کر مضبوطی سے پکڑا... قُربانی کے اصل وقت پر اُس نے طوالت سے چوڑائی کی چکر زنی کی، حق کے طور پر دائیں جانب چکر لگائے، جیسا جیسا دہرایا، اُسی طرح جنوب کی طرف رخ کیا...اور پھر "ایک سال" پورا ہونے پر، تمام دیوتاؤں نے مل کر وہ یاد شدہ کلمات ادا کیے: "بھُوَرْ بھُوَوَہْ سْوَحْ۔"[32]

بہر حال اس پرجاپتی نے جسے پیدا ہونے کے ایک سال بعد بولنے کی خواہش ہوئی اور اس نے اپنی زندگی کے پہلے تین لفظ: بُھور، بُھوَاہ اور سُوَر بولے ، انہی سے بالترتیب تمام دنیا یعنی زمین فضا اور آسمان پیدا ہوئے اور اسی نے اپنے منہ سے دیوتاؤں کو تخلیق کیا۔

6: نتیجہ

اس تحقیق کے نتیجے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ بالخصوص رگ وید اور بالعموم ویدوں کے سبھی متون میں دیوی یا دیوتا کثیر تعداد میں موجود ہیں، ان سبھی کو معبود سمجھا جاتا ہے اور ان کی عبادت کی رسوم ادا کی جاتی ہیں۔ ان دیوی دیوتاؤں میں سے اکثر مشخص ہیں اور کسی نہ کسی شکل وصورت کے مالک ہیں اور کچھ ایسے ہیں جنھیں بے شکل وصورت مانا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک ہرنیا گربھا بھی ہے۔ ہرنیا گربھا باوجود تجریدی خدا ہونے کے ایک مشخص صورت وہیئت بھی اور رشتہ داریاں بھی رکھتا ہے۔ اور یقیناً یہ سبھی صفات کسی معبود کو زیبا نہیں ہیں۔

کتابیات

Dowson, John. ***A** Classical Dictionary of Hindu Mythology and Religion: Geography, History and Literature***.** London: Trübner & Co., 1888.

George, K. M., trans. *The Śatapatha Brāhmaṇa* (Mādhyanika Brāhmaṇa), 10.1.2.1–6. Delhi: Motilal Banarsidass, 1989.

Griffith, R. T. H., trans. *The Hymns of the Rigveda*. Sacred-Texts.com. Originally published 1895.

Macdonell, A. A., and Shadgurushishya, eds. *Kātyāyana's Śarvanukramanī of the Rigveda***.** Oxford: Clarendon Press, 1881.

(32) Śatapatha Brāhmaṇa (10.1.2.1–6)

Monier-Williams, Monier. *A Sanskrit-English Dictionary, Etymologically and Philologically Arranged*. Delhi: Motilal Banarsidass, 2002.

Śāradā Kumār and Lakshman Sarup, eds. *The Nighaṇṭu and the Nirukta: The Oldest Indian Treatise on Etymology, Philology and Semantics*. Delhi: Motilal Banarsidass, 1967.

Tulsi Ram, ed. *The Hymns of the Yajurveda (Yajurvedaḥ)*: With Original Sanskrit Text, Transliteration & Lucid English Translation. Delhi: Govindram Hasanand, 2011.

Tulsi Ram, ed. *The Hymns of the Rigveda (Rigvedaḥ)*: With Original Sanskrit Text, Transliteration & Lucid English Translation. Delhi: Govindram Hasanand, 2011.

Śatapatha Brāhmaṇa. 10.1.2.1–6.

Atharva Veda citations (10.7.28, 41; 6.1.1–10; 11.6.1–9; 11.5.2) derive from the Paippalāda recension as rendered in various critical editions.

Rig Veda citations (1.1.4; 1.3.10–11; 1.4.7; 1.10.4; 1.27.13) derive from *The Hymns of the Rigveda*, trans. R. T. H. Griffith, Sacred-Texts.com, 1895.

Atharva Veda. Saṃhitā. Book 6, Hymn 1, Verses 1–10; Book 10, Hymn 7, Verses 28, 41; Book 11, Hymn 6, Verses 1–9; Book 11, Hymn 5, Mantra 2.

Yāska. *Nirukta*. In *The Nighaṇṭu and the Nirukta*, 7.1, 7.15, 121. Delhi: Motilal Banarsidass, 1967.

———. *Nighaṇṭu*. In *The Nighaṇṭu and the Nirukta*, 7.1, 7.15. Delhi: Motilal Banarsidass, 1967.

Rig Veda. Saṃhitā. Book 1, Hymns 1–4, 10, 27 (selected verses); Book 10, Hymn 121, Verses 1, 7, 8, 10, 55; Book 10, Hymn 129, Verse 3.